بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ (النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔ (کنزالایمان)

طلبا و طالبات ازہری آن لائن درس نظامی
(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ) کورس کا
علمی فکری و دعوتی ترجمان

ماہنامہ

المختار وال میگزین

جلد:۲ شمارہ:۳



ربیع الاول ۱۴۴۷ھ
ستمبر ۲۰۲۵ء

جشن آمد مختار کائنات ﷺ

زیر سرپرستی

مخزن علم و حکمت معمار ملت
خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ
مفتی محمد مختار عالم رضوی صاحب

صدر مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال و ناظم اعلیٰ مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام و جامعہ سلیمیہ انوار تاج الشریعہ للبنات، کمرہٹی کولکاتا

زیر نگرانی

محمد تنویر المصطفیٰ رضوی و محمد ریحان المصطفیٰ رضوی

مدیر

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری (فاضل جامعہ ازہر قاہرہ مصر)

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات ازہری آن لائن درس نظامی کورس کے لیے دعاؤں کی
گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوق مطالعہ کی نذر ہے

ازہری آن لائن درس نظامی کورس
Azhari Online Dars-E-Nizami Course
RAZA ACADEMY KOLKATA

ماہنامہ المختار وال میگزین

مدیر
محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری
(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)
9681746810

RAZA ACADEMY KOLKATA

جلد نمبر: ۲، شمارہ نمبر: ۳، ستمبر ۲۰۲۵ء

قیمت: آپ کا مطالعہ اور تبصرہ

کمپوٹر کمپوزنگ: اختر حسین برکاتی

معاونین

سید نجیب کاظمی ازہری صاحب	قاہرہ، مصر
عاقل حسین ازہری صاحب	قاہرہ، مصر
سلطان احمد صاحب	سعودی عرب
محمد یاسین صاحب (WBA&AS)	کمرہٹی، کولکاتا
معراج احمد صاحب	کمرہٹی، کولکاتا
محمد شہزادہ صاحب	کمرہٹی، کولکاتا

فون نمبر:
9681746810

مشمولات

اس رسالہ میں تمام مضامین طلبا و طالبات نے مرتب کیے ہیں۔ بہ غرض اصلاح آپ کو اس رسالے میں کیا اچھا لگا اور کیا نہیں؟ مکمل تبصرہ کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیجئے گا۔ ہمیں آپ کے تاثرات اور قیمتی رائے کا انتظار رہے گا جسے ہم آئندہ شمارے میں شائع بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری علمی و دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ الکریم

9681746810

بہ غرض اصلاح اور طلبا وطالبات ازہری آن لائن درس نظامی کورس کے لئے دعاؤں کی گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے

اداریہ

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری
(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

الحمدللہ ثم الحمدللہ!

ایک بار پھر اللہ رب العزت نے ہمیں ماہِ ربیع النور عطا فرمایا ہے، وہ مقدس و مبارک مہینہ جس میں رحمتِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ مہینہ اہلِ ایمان کے لیے خوشی و مسرت کا پیغام لے کر آتا ہے۔

ماہنامہ المختار وال میگزین کی یہ اشاعت ہمارے لیے اس لحاظ سے بھی یادگار ہے کہ یہ 1500 واں سالانہ جشنِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور ساتھ ہی ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضور تاجدارِ کائنات ﷺ کی ولادت کے 1500 سالہ جشن کو منانے کا موقع بھی نصیب ہو رہا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی آمد کی خوشی منانا ایمان کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (یونس 58)

ترجمہ: یعنی اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہو جاؤ۔

سب سے بڑا فضل و رحمت خود رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ والا صفات ہے۔

اس سال 1500 واں سالہ جشنِ ولادت مصطفیٰ ﷺ

یہ محض کوئی عام موقع نہیں بلکہ ایسا لمحہ ہے جس پر پوری امت کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم ایک ایسے وقت میں جی رہے ہیں جب ہمیں اس عظیم نعمت کو یاد کرنے اور منانے کا موقع دیا گیا۔ اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ اس مبارک مہینے کو صرف رسومات یا دکھاوے تک محدود نہ کریں بلکہ حقیقت میں عشقِ رسول ﷺ کے چراغ اپنے دلوں میں روشن کریں۔ ساتھ ہی ہمیں چاہیے کہ۔ اپنی خوشیوں میں غرباء و مساکین کو شریک کریں۔ یتیموں اور محتاجوں کا خاص خیال رکھیں۔ صرف اپنی محفلوں تک محدود نہ رہیں بلکہ محلے، گلی کوچے اور شہروں میں محبتِ رسول ﷺ کا پیغام پہنچائیں۔ یاد رکھیے! محبتِ رسول ﷺ کا اصل تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کو سنتوں کے مطابق ڈھالیں۔ صرف چراغاں یا بینر لگانا کافی نہیں بلکہ ان محافل سے لوگوں کے دلوں میں اطاعتِ رسول ﷺ کا جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔ اس مبارک موقع پر چند عملی تجاویز:۔

(۱):۔ گاڑیوں پر بینرز:۔ حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کے اقوال، نعتیہ اشعار اور ولادت کے پیغامات بینرز پر تحریر کریں اور گاڑیوں پر لگائیں تاکہ عام لوگ بھی یہ پیغام دیکھ سکیں۔

(۲):۔ پمفلٹ یا کتابچے کی تقسیم: حضور ﷺ کی سیرت کے مختصر پمفلٹ یا کتابچے چھپوا کر تقسیم کریں تاکہ لوگ نبی کریم ﷺ کے اخلاق و تعلیمات سے روشناس ہوں۔

(۳):۔ پھل اور مٹھائی کی تقسیم: جلوس یا جشن کے موقع پر صرف اپنے حلقے تک محدود نہ رہیں بلکہ سب کے ساتھ خوشیاں بانٹیں۔ تھوڑا سا پھل یا مٹھائی تقسیم کرنے سے بھی دلوں میں خوشی پیدا ہوتی ہے اور میلاد کی برکتیں عام

ہوتی ہیں۔

(۴):۔محافل میلاد: مساجد، گھروں اور اداروں میں محافل میلاد کا اہتمام کریں، جہاں قرآن کی تلاوت ہو، نعت خوانی ہو، سیرت بیان کی جائے اور حضور ﷺ پر درود وسلام کی صدائیں بلند ہوں۔

اخیر میں اس اداریے کے ذریعے ہم اپنے ادارہ میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمارے ازہری آن لائن درس نظامی کورس کے طلبہ وطالبات نہایت محنت ولگن کے ساتھ آن لائن دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ اس دور کا ایک عظیم کام ہے کہ گھروں میں رہ کر علمِ دین کی روشنی حاصل کی جارہی ہے۔

الحمدللہ، ان سب کی تعلیم نہ صرف نصاب کی تکمیل کے قریب ہے بلکہ اس ماہ میں ان کے ششماہی امتحانات بھی منعقد ہوں گے۔

ہم تمام قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان بچوں اور بچیوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور انہیں علم وعمل کا پیکر بنائے۔(آمین)

ساتھ ہی اس مہینے جشنِ ولادت نبی ﷺ محض ایک تقریب نہیں بلکہ ایمان کی علامت ہے۔ اس موقع پر ہمیں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم واقعی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر چل رہے ہیں؟

یہ 1500 واں جشنِ ولادت ہمیں یاد دلاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت صرف تاریخ کا ایک واقعہ نہیں بلکہ انسانیت کی نجات کا آغاز ہے۔ ہمیں اپنی آئندہ نسلوں تک یہی پیغام پہنچانا ہے کہ اصل خوشی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ومحبت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی محبت میں ڈوب کر زندگی گزارنے، جشنِ ولادت صحیح انداز میں منانے اور اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

(فاضل جامعہ ازہر قاہرہ مصر)

یہ شمارہ آپ کو کیسا لگا!

"ماہنامہ المختار" ہماری اور ازہری آن لائن درس نظامی کورس میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ ہم اپنی اس کوشش میں کتنے کامیاب ہیں۔ براہ کرم ہمیں واٹسپ ایپ پر اپنی رائے سے مطلع کریں۔

یہ شمارہ بہت ہی کم وقت میں سامنے آیا ہے۔ اس لئے یقیناً کہیں نہ کہیں کچھ خامی رہ گئی ہوگی۔ اس شمارے میں اگر کوئی بات خلاف واقع یا قابل گرفت شائع ہو تو اہل علم اس کی جانب ہمیں متوجہ کریں۔ ہم آپ کے سراپا سپاس ہوں گے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (سورہ البقرہ 286)

ادارہ

9681746810

جشن عید میلادالنبی ﷺ کی اہمیت وافادیت

پیاری خاتون (سال پنجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم (وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ)

ترجمہ:۔اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ماہ ربیع الاول امت مسلمہ کے لئے خاص اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔ کیونکہ اس مہینے میں نبی کریم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی جو انسان کے لئے کامل ہادی عالم اور وجہ تخلیق کائنات ہیں ربیع الاول امت مسلمہ کے لئے کلیدی اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔اس ماہ مبارک میں ہی حضور نبی اکرم سرورکونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا کو اندھیروں سے نکالنے کے لئے بھیجا گیا۔پیغمبر اکرم ﷺ پوری دنیا کے لئے نمونہ بن کر آئے ۔وہ ہر شعبے میں اس اوج کمال پر فائز ہیں کہ ان جیسا کوئی تھا اور نہ ہی آئندہ آئے گا۔

عید میلاد النبی ﷺ ایک تہوار یا خوشی کا دن ہے جو دنیا بھر میں مسلمان مناتے ہیں۔ یہ دن حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے منایا جاتا ہے۔ یہ ربیع الاول کے مہینے میں آتا ہے۔جو اسلامی تقویم کے لحاظ سے تیسرا مہینہ ہے ۔ویسے تو میلاد النبی ﷺ اور محفلِ نعت کا انعقاد پورا سال جاری رہتا ہے۔لیکن میلاد النبی ﷺ کا تہوار ہر سال پوری مذہبی عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

یکم ربیع الاول سے ہی مساجد و مدارس اور دیگر مقامات پر میلاد النبی ﷺ اور نعت خوانی ،حضور اکرم ﷺ کی محافل شروع ہوجاتی ہے۔جو علمائے کرام آپ ﷺ کی ولادت باسعادت آپ کی ذات مبارکہ اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں ۔اسی طرح مختلف شعراء اور ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ آپ کی شانِ اقدس میں نعتیہ گلہائے عقیدت اور درود وسلام پیش کرتے ہیں۔

بارہ ربیع الاول کو تمام اسلامی ممالک میں سرکاری طور پر عام تعطیل ہوتی ہے۔اس کے علاوہ امریکہ، برطانیہ ،کنیڈا، کوریا، جاپان اور دیگر غیر اسلامی ممالک میں بھی مسلمان کثرت سے میلاد النبی ﷺ اور نعت خوانی کی محافل منعقد کرتے ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق سے مغرب تک ساری کائنات روشن ہوگئی ۔مسلمان تو عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں اپنے گھروں اور مساجد پر چراغاں کرتے ہیں خالق کائنات نے نہ صرف ساری کائنات میں چراغاں کیا بلکہ آسمان کے ستاروں کو فانوس اور قمقمے بنا کر زمین کے قریب کردیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں :۔ جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی ۔میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہوگیا۔اور ستارے زمین کے

اتنے قریب آگئے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخی خوشی میں مسرت و شادمانی کا اظہار ہے اور یہ ایسا مبارک عمل ہے جس سے ابولہب جیسے کافر کو بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ اگر ابولہب جیسے کافر کو میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں ہر پیر کو عذاب میں تخفیف نصیب ہو سکتی ہے۔ تو اس مومن مسلمان کی سعادت کا کیا ٹھکانا ہوگا جس کی زندگی میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں منانے میں بسر ہوتی ہو۔

میلاد النبی ﷺ کی فضیلت:۔

میلاد النبی ﷺ کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منایا جاتا ہے اور اس دن کو منانا ایک مبارک عمل ہے جو کہ سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اس دن کی خوشی منانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت بڑھتی ہے۔

برکتوں کا نزول:۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس دن محافل میں قرآن و حدیث کی تلاوت کی جاتی ہے، درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر گفتگو کی جاتی ہے۔ جس سے گھروں اور معاشرے میں برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہے۔

اتحاد اور محبت:۔

میلاد النبی ﷺ کا دن مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔ اور ان میں اتحاد اور محبت کو فروغ دیتا ہے۔ اس دن لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تحائف کا تبادلہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

جشن میلاد النبی ﷺ کا جواز:۔

اہلسنت کا طریقہ:۔ میرے دوستوں ہم بحمد اللہ سنی حنفی بریلوی ہر سال جشن میلاد مناتے ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت تا حیات مناتے رہیں گے ہم ہر سال جشن میلاد منا کر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ خالق نہیں مخلوق ہیں، رازق نہیں مرزوق ہیں، معبود نہیں عابد ہیں، اگر ہم نبی کو خالق مانتے تو اپنے نبی کا کبھی بھی جشن میلاد نہ مناتے ہم ہر سال جشن میلاد منا کر شرک کی جڑیں کاٹتے ہیں۔ شرک کی دیوار گراتے ہیں۔ ہم اس لئے جشن مناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا لاڈلا نبی پیارا حبیب محبوب رسول ﷺ ہمیں عطا کر کے ہم پر احسان فرمایا ہے۔ ہمیں اپنی قسمت پر ناز ہے کہ خالق کائنات نے ہمیں یار کی غلامی کے لئے یار کی محبت کے لئے چن لیا ہے۔ کسی عاشق نے بڑی ہی پیاری بات فرمائی:۔

خدا کی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی مہربانی
ہمارے حصے میں آئی ہے محمد ﷺ کی ثنا خوانی

نبی کو نور کہنا یہ ادنیٰ سی عقیدت ہے
جہاں پہ ذکر ہو ان کا وہ ساری بزم نورانی

میرے دوستوں:۔ پتہ چلا سرکار مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہیں ۔اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے ۔اگر میرا تم پر فضل نہ ہوتا میری رحمت نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ ساری خدائی، سارا نسل اِنسانی، سارے بنی آدم، سارے انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کے پیروکار بن جاتے ۔اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے بجائے بتوں کو پوجتے ۔جنت کی بجائے جہنم کا ایندھن بنتے ۔اگر ہمیں خدا کا پتا چلا ہے اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوئی ہے تو آمنہ کے لال کے صدقے ہوئی یہی بات ایک دیوانے نے کہی کہ۔

پسینے وجہ حضور دا نور دستے بناں نور نہ قلب سلیم ہو مڑے جے
نہ نور ہوندا نہ ظہور ہوندا نہ شفا ہوندی نہ حکیم ہوندے
ابراہیم خلیل نہ نوح ہوندے نہ عیسیٰ تے موسیٰ کلیم ہوندے
نہ دیوانیہ اللہ دا ناں ہوندا جے نہ پیدا رسول کریم ہوندے

ہاں تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے خوشی کرو۔کب؟ جب میرا فضل اور رحمت ملے تو قرآن یہ بتاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار فضل عطا فرمائے بے شمار رحمتیں عطا فرمائیں۔لیکن سب سے بڑا فضل سب سے بڑی رحمت جس کے صدقے سارے فضل ساری رحمتیں ملیں ۔وہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مراد ہے ۔سبحان اللہ تو جشنِ میلاد کے جواز کا مسئلہ قرآن سے ثابت ہوا۔بشرطیکہ ایمانداری سے پڑھا جائے ۔پتہ چلا کہ سرکار کی آمد پر خوشی کرنا جشن منانا یہ بدعت نہیں، شرک بھی نہیں بلکہ خالق کائنات کا حکم ہے ۔اب کملی والے کی آمد پر کتنا جشن منانا چاہئے ۔کتنی خوشی کرنی چاہئے؟ یہ اللہ تعالیٰ نے حد نہیں لگائی، طریقہ نہیں بتایا، خوشی کرنے کے بہت طریقے ہیں ۔خوشی کا اظہار اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے کرکے بھی کیا جا سکتا ہے، روزے رکھ کر بھی خوشی ہو سکتی ہے، صدقات وخیرات کرکے بھی خوشی منائی جا سکتی ہے، چراغاں کرکے بھی خوشی کی جا سکتی ہے، جلسے جلوس کرکے بھی خوشی ہو سکتی ہے، رب کہتا ہے خوشی کرو۔خالق کائنات فرماتا ہے:۔(فَلْيَفْرَحُوا) اس کے فضل اور رحمت پر خوشی کرو۔

یا اللہ عزوجل کیسے کریں؟ سجدے کرکے کریں، روزے رکھ کر کریں، صدقات و خیرات کرکے کریں، چراغاں کرکے کریں، جھنڈیاں لگا کر کریں، راستے سجا کر کریں، محفلیں سجا کر کریں، جلسے جلوس کرکے کریں، خالق کائنات نے فرمایا۔جو حیثیت ہے کرتے جاؤ جو شریعت میں جائز ہے کرتے جاؤ۔جب میں نے قید نہیں لگائی تو تم کیوں لگاتے ہو؟ یا اللہ عزوجل:۔قید کیوں نہیں لگائی؟ خالق کائنات نے فرمایا اگر میں قید لگا دیتا، پابندی عائد کر دیتا، تو تم مجبور ہو جاتے، پابند ہو جاتے۔مجھے پتہ تھا، پتہ ہے جوں جوں وقت گزرتا جائے گا خوشی کے انداز بدلتے جائیں گے اگر قید لگا دی اگر پابندی لگا دی تو یار کے امتی پریشان نہ ہو جائیں۔محبوب کے جشن میں کمی نہ آجائے۔فرمایا:۔خوشی کا حکم میں نے دے دیا ہے۔اب ہر جائز خوشی تم کرتے جاؤ کرم میں کرتا جاؤں گا۔

سبحان اللہ! یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
(فَلْيَفْرَحُوا)۔۔۔۔۔۔۔۔خوشی کرو۔
(فَلْيَسْجُدُوا)۔۔۔۔۔۔۔۔سجدے کرو۔
نہیں فرمایا
(فَلْيَعْبُدُوا)۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت کرو۔ نہیں فرمایا
(فَلْيَنْفِقُوْا)۔۔۔۔۔۔۔۔خرچ کرو۔

اس لئے کہ یار کا میلاد، یار کی خوشی، محبوب کا جشن صرف سجدوں تک محدود نہ رہے، نمازوں تک پابند نہ ہو، کھانے پکانے تک محدود نہ رہے بلکہ جس کی جتنی حیثیت ہے جتنی طاقت ہو وہ یار کے میلاد کا جائز طریقے سے جشن مناتا جائے خوشی کرتا جائے۔ میری بارگاہ سے رحمتوں کی جھولیاں بھرتا جائے۔ اللہ اکبر! (فَلْيَفْرَحُوا) یہ امر کا صیغہ ہے اور امر میں وجوب کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ پتہ چلا سرکار کا میلاد منانا خوشی کرنا واجب ہے اور یہ امر جمع غائب ہے۔ اس لئے قیامت تک کے ہر مسلمان پر عید میلاد منانا واجب ہے۔

ریاری خاتون (سال پنجم)

اعلیٰ حضرت کا علم و عقیدت کے تعلق سے امتِ مسلمہ کو پیغام

محمد شمشیر رضا قادری (مغربی بنگال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ایسی عظیم المرتبت شخصیات کبھی کبھی پیدا ہوتی ہیں جو نہ صرف اپنے زمانے کے لیے رہبر ہوتی ہیں بلکہ صدیوں تک اُمت کے دلوں کی دھڑکن بن جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک شخصیت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، جنہیں دنیا ”اعلیٰ حضرت“ کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ محض ایک عالم دین نہیں، بلکہ ایک مجدد، محدث، مفتی، فقیہ، شاعر، عاشق رسول ﷺ اور عاشق اہلِ بیت تھے۔ آپ کا وجود برصغیر میں دین اسلام کی سچائی، پاکیزگی اور عظمت کا پرچم بردار تھا۔

عشقِ رسول ﷺ:۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دل عشقِ رسول ﷺ سے لبریز تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو، ہر قول، ہر تحریر اور ہر فتویٰ محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو سے معطر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”عقیدہ درست ہو تو عمل کی اصلاح ممکن ہے، لیکن عشقِ رسول ﷺ نہ ہو تو علم بے نور ہے۔“

آپ کے اشعار عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبے ہوئے ہیں، آپ کے ”صلوٰۃ و سلام“ کی گونج آج بھی دنیا کے کونے کونے میں سنائی دیتی ہے:

(۱) مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(۲) شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

(۳) مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(۴) شب اسرا کے دولہا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام۔

اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تقریباً 1000 سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کا علمی و فقہی مقام اس قدر بلند ہے کہ دنیا آپ کو ”امام اہلِ سنت“ کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

سید ریاست علی قادری صاحب نے تو اپنے مقالہ ”امام احمد رضا کی جدید علوم وفنون پر دسترس“ میں جدید تحقیق و مطالعہ کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ:۔

”اعلیٰ حضرت کو ایک سو پانچ (١٠٥) علوم وفنون پر دسترس و مہارت ِتامہ و کاملہ حاصل تھی۔“ وہ لکھتے ہیں:۔ امام احمد رضا نے ایک ہزار کے لگ بھگ کتب و رسائل تصنیف کئے، جن میں 105 سے زائد علوم کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فقہ کی سینکڑوں کتابوں پر حواشی لکھے جو ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ کثرت تصانیف اور متنوع علوم پر انہیں جو فوقیت حاصل تھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اور علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی گورکھپوری نے اپنی مرتبہ کتاب (سوانح اعلیٰ حضرت) میں ان علوم کو جمع فرمایا ہے۔ (1) علم قرآن (2) علم تفسیر (3) علم حدیث (4) اصول حدیث (5) کتب فقہ حنفی (6) کتب فقہ شافعی و مالکی و حنبلی (7) اصول فقہ جدل مہذب (9) علم العقائد والکلام (جو مذاہب باطلہ کی تردید کے لیے ایجاد ہوا) (10) علم نحو (11) علم صرف (12) علم معانی (13) علم بیان (14) علم بدیع (15) علم منطق (16) علم مناظرہ (17) علم فلسفہ مدلسہ (18) ابتدائی علم تکسیر (19) ابتدائی علم ہئیت (20) علم حساب تا جمع، تفریق، ضرب، تقسیم (21) ابتدائی علم ہندسہ (22) قرأت (21) تجوید (24) تصوف (25) سلوک (26) علم اخلاق (27) اسماء الرجال (28) سیر (29) تواریخ (30) لغت (31) ادب مع جملہ فنون (32) ارثما طیقی (33) جبر و مقابلہ (34) حساب ستینی (35) لوغارثمات (36) علم التوقیت (37) مناظرہ (38) علم بلاکر (39) زیجات (40) مثلث کروی (41) مثلث مسطح (42) ہئیت جدیدہ (انگریزی فلسفہ) (43) مربعات (44) منتہی علم جفر (45) علم زائرچہ (46) علم فرائض (47) نظم عربی (48) نظم فارسی (49) نظم ہندی (50) انشاء نثر عربی (51) انشاء نثر فارسی (52) انشاء نثر ہندی (53) خط نسخ (54) خط نستعلیق (55) منتہی علم حساب (56) منتہی علم ہئیت (57) منتہی علم ہندسہ (58) منتہی علم تکسیر (59) علم رسم خط قرآن مجید (60) نباتات۔

رہا آپ کا فتاویٰ ”فتاویٰ رضویہ“ 30 جلدوں پر محیط ہے، جو دینی، فقہی، سماجی، سیاسی اور اخلاقی مسائل کا نہایت عمدہ اور عالمانہ حل فراہم کرتا ہے۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو ”مجدد“ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ آپ نے بیسویں صدی میں بدعات، لادینیت، قادیانیت، نیچریت اور دیگر فتنوں کا بھرپور رد فرمایا۔ آپ کی علمی بصیرت نے دین کو اسکے اصل خدوخال کے ساتھ محفوظ رکھا۔

آپ نہ صرف مفتی ومحدث تھے بلکہ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔آپ کا نعتیہ دیوان" حدائق بخشش" آج بھی عاشقانِ رسول ﷺ کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ایسے نعتیہ اشعار اردو ادب میں نایاب ہیں:۔

(۱)وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں۔

(۲)دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل وجاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک 'نہیں' کہ وہ ہاں نہیں۔

(۳)میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں۔

(۴)کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں۔۔

آج دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان، خاص طور پر اہلِ سنت و جماعت، اعلیٰ حضرت کو اپنے قلب و روح کا قبلہ مانتے ہیں۔ان کی تعلیمات، ان کی نعتیں، ان کے عقائد اور ان کا کردار ایک روشن چراغ ہے جو ہر دور میں راہ دکھاتا رہے گا۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا علم و عقیدت امتِ مسلمہ کے لیے ایک روشن مینارِ ہدایت ہے۔ان کا پیغام ایک کامل عالم، محقق، اور عاشق رسول ﷺ کا پیغام ہے، جو عقل، علم، اور عشق کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ذیل میں اعلیٰ حضرت کا علم و عقیدت کے تعلق سے امتِ مسلمہ کے لیے پیغام خلاصہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے:۔

اعلیٰ حضرت کا ماننا تھا کہ صرف ظاہری علم کافی نہیں، جب تک وہ عشقِ رسول ﷺ سے مزیّن نہ ہو۔وہ فرماتے ہیں:۔

"علم وہی فائدہ مند ہے جو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف رہنمائی کرے۔

"اعلیٰ حضرت نے عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کو ایمان کی بنیاد قرار دیا۔ان کی تحریریں اور نعتیہ اشعار عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ہیں:۔

(۱)" سرور کہوں کہ مالک ومولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے۔۔

(۲)" حرماں نصیب ہوں تجھے اُمید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے۔۔

(۳)گلزارِ قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے۔۔

(٤)لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے۔۔

"اعلیٰ حضرت نے علم کو شریعتِ محمدی ﷺ کے فہم اور عمل کے لیے ضروری قرار دیا:۔

"علم وہی معتبر ہے جو قرآن وسنت سے ہم آہنگ ہو۔ہر وہ بات جو حضور ﷺ کی سیرت کے خلاف ہو، وہ گمراہی ہے۔

"اعلیٰ حضرت نے علم کے ساتھ ادب کو لازم قرار دیا۔وہ فرماتے ہیں:۔

"ادب علم سے بڑھ کر ہے۔جسے ادب نہیں، وہ عالم کہلانے کا اہل نہیں

"اعلیٰ حضرت نے فرقہ پرستی اور بے دینی کے فتنوں

کے مقابلے کے لیے علمِ دین اور عشقِ رسول ﷺ کو سب سے مؤثر اسلحہ بتایا:۔

"علم و عشق دونوں ہوں تو بندہ فتنۂ دجال سے بھی محفوظ رہتا ہے

علم کو صرف دنیاوی ترقی یا بحث و مباحثہ کا ذریعہ نہ بنائیں، بلکہ اس کو تقویٰ، ادب اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ذریعہ بنائیں۔

عقیدت کا مطلب اندھی تقلید نہیں، بلکہ سنت و شریعت کی روشنی میں محبت کا اظہار ہے۔

عشق بغیر علم کے گمراہی کا سبب ہو سکتا ہے، اور علم بغیر عشق نری خشک سالی ہے۔

اپنے بچوں کو دینی علم اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی تربیت دیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک عالم، یا شاعر، یا مفتی نہیں، بلکہ ایک عظیم روحانی و علمی انقلاب کا نام ہے۔ وہ قبلۂ علم بھی ہیں اور قبلۂ عشق بھی۔ ان کی زندگی کا ہر گوشہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا آئینہ اور اتباعِ شریعت کا نمونہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی تعلیمات پر عمل کر کے دین کی اصل روح کو اپنے دل میں زندہ رکھیں۔۔۔۔

(از قلم۔ محمد شمشیر رضا قادری

ابن مولانا مفتی الحاج محمد مسعود عالم مصباحی۔

بھاٹول۔ رائی گنج۔ اتر دیناج پور۔

مغربی بنگال

عصرِ نو کا فتنۂ ارتداد

ام الحسنات بنت مفتی مظفر حسین مصباحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوات والسلام علی سید المرسلین ﷺ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ایمان ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورہ مومنون 1:)

ترجمہ:۔کنزالایمان بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔

اور ہمارا مذہب ہمیں ایمان کی سلامتی کی دن رات دعائیں کرنے کی ترغیب دیتا ہے، ہمارے مذہب میں ایمان کی دولت سے بڑھ کر کائنات کی کوئی چیز قیمتی نہیں مانی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایمان کی خاطر جان لٹا دینے والے کو شہادت کا رتبہ ملتا ہے۔

مگر افسوس! کہ اسی مذہب اور دین کی ماننے والی لڑکیاں فتنۂ ارتداد کا شکار ہو رہی ہیں، اسلام کا پاک دامن چھوڑ کر کفر اختیار کر رہی ہیں؛ اور ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس تباہی کے کھیل میں ہندوؤں سے زیادہ مسلم گھرانے خود قصوروار ہیں!!

وجوہات وتجاویز:۔

ہمارا مسلم معاشرہ جو کبھی علم و ادب کا گلستاں ہوا کرتا تھا؛ مگر آج عجیب بے راہ روی اور فتنوں کا شکار

ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مسلم لڑکیاں اپنی دنیا اور آخرت خراب کر رہی ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ اس طرح کے واقعات رونما ہو رہے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ دختران اسلام دشمنان اسلام کی چنگل میں پھنستی اور کفر کے دلدل میں دھنستی چلی جا رہی ہیں؟ اسکی وجہ ہے ایمان کی کمزوری، اسلامی تعلیمات سے دوری، مرد و زن کی مخلوط تعلیم، آزاد خیالی، بے پردگی، شوشل میڈیا کا بیجا استعمال اور اس طرح کے بے شمار امور ہیں۔۔۔

یاد رکھیں! آج جو قوم کی بیٹیاں فتنۂ ارتداد کی دہلیز پر قدم رکھ رہیں ہیں؛ اسکے ذمہ دار خود انکے والدین اور گھر والے مثلاً بھائی وغیرہ ہیں۔ کیونکہ اگر ایک ماں نیک طبیعت اور کردار فاطمی اپنانے والی ہوگی تو اسکی بیٹی کبھی بھٹک نہیں سکتی کیونکہ جسکی ترتیب کنیز زہرا نے کی ہو وہ بچی کبھی بھی غلط راہ اختیار کر ہی نہیں سکتی۔۔

اسی طرح اگر گھر کے مرد حضرات (والد، بھائی وغیرہ) ذمہ دار ہوں تو اس گھر سے بھی کبھی کوئی عورت بے پردہ اور تنہا نہیں نکل سکتی اور فتنے کا دروازہ کھل ہی نہیں سکتا۔ مگر واحسرتا! آج معاملات اسکے برعکس ہو چکے ہیں جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔۔ آج مائیں بھی سیرت فاطمی پڑھنا، پڑھانا بھول گئیں اور گھر کے محافظ و حاکم کہلانے والے بھی غیر ذمہ دار ہو گئے۔

ایک عربی مقولہ ہے "لا عجب علی عراء النساء و ضیق ملابسھن بل العجب انھن خرجن من بیوت فیھا رجال"

یعنی:۔ تعجب عورتوں کی عریانیت اور انکے لباس کے تنگ ہونے پر نہیں ہے؛ بلکہ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ ایسے گھروں سے نکلتی ہیں جن میں مرد بستے ہیں۔"

یہ قول ان مردوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو اپنے گھر کی خواتین کی عزت و آبرو کا خیال نہیں کرتے اور اس طرح کے حساس و سنگین مسئلے کو بھی نظر انداز کرتے ہیں۔۔۔

الحاصل:۔ مائیں اگر بچیوں کو صرف علم حاصل کرنے تک محدود نہ رکھیں؛ بلکہ گھروں میں بھی اسلامی ماحول پیدا کریں، اور اپنی اولاد کی اسی طرز پر تربیت کریں، اور مرد حضرات اگر غیرت مند اور ذمہ دار ہو جائیں تو ان شاءاللہ بآسانی اس فتنے کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔۔

قوم کی بیٹیوں سے کچھ سوال اور دردمندانہ اپیل:۔

قوم کی جو بیٹیاں اس وبا میں مبتلا ہو رہی ہیں اور غیر کی ناپاک محبت میں جذباتی ہو کر اپنا پیارا مذہب اور گھر بار چھوڑ رہی ہیں؛ ان سے میرا سوال ہے کہ جس گھر میں تو نے پرورش پائی ہو، جہاں بھائی بہنوں کے ساتھ بچپن سے لیکر جوانی تک کے خوبصورت لمحات بتائے ہوں، اور جو ماں باپ نے اتنے لاڈ و پیار اور محنت و مشقت سے تجھے پالا پوسا، کھلایا، پڑھایا، اور تیرے لئے قربانیاں دی ہوں؛ کیا اس غیر کی محبت ان محبتوں سے بڑھ کر ہے؟؟ ہرگز نہیں! کیا اس غیر نے تیرے لئے کبھی کوئی قربانی دی ہے؟؟ ہرگز نہیں! کیا اس نے تیرے لئے اپنا مذہب کو چھوڑا؟؟ نہیں نا؟؟ تو پھر بتاؤ کہ تم اسکے ناپاک محبت کے جھانسے میں کیسے آ سکتی ہو؟

اور اپنا ایمان کیسے گنوا سکتی ہو؟؟ **ذرا سوچو!!** اسکی ناپاک محبت؛ بھائی بہنوں اور والدین کی محبت پر کیسے غالب آسکتی ہے؟؟ تم چند لمحوں کی محبت اور مال و دولت کی لالچ میں اپنے والدین کی سالوں سال کی محبت کو کیسے فراموش کر سکتی ہو؟؟؟؟ معاشرے میں انکی بنی ہوئی عزت کو کیسے تار تار کر سکتی ہو؟ تیری ضمیر کو یہ سب کیسے گوارا کر سکتا ہے؟؟

ان سب سے بڑھ کر تم رسول کریم ﷺ کے دین کے ساتھ کیسے غداری کر سکتی ہو؟؟ وہ رسول کریم ﷺ کہ جنکے صدقے میں ہی عورتوں کو عزت و حیثیت اور مقام و مرتبہ ملا ہو، جن کے صدقے میں ہی ماں، بہن، اور بیٹی کہلانے کا حق ملا ہو۔۔۔سب سے بڑھ کر تو یہ کہ ایک رب کی بندی ہونے کے ناتے اسکی بندگی سے کیسے نکل سکتی ہو؟؟ شریعت کی لگائی ہوئی چہار دیواری کو کیسے پھلانگ سکتی ہو؟؟؟؟ کیسے؟؟ کیسے؟؟ کیسے؟؟؟ تھوڑا نہیں خوب سے خوب سوچو!!!!

بہنوں باز آجاؤ! اور اپنی قدر و قیمت پہچانو!! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایسی لڑکیوں کا انجام کس طرح شرمناک اور عضبناک ہوتا ہے، اسکی دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی۔ اگر تم اب بھی باز نہ آئی پھر اور کب؟؟؟ یاد رکھنا اگر خود کو نہ بچا پایا تو پھر وہ دن بھی دور نہیں کہ تمہاری نسلیں بھی اسکے شر سے محفوظ نہ رہ سکیں؛ کیونکہ ایک نسل کی جہالت دوسری نسل کا عقیدہ بن جایا کرتی ہے۔

* اگر اب بھی تم نے اپنی قدر کو قیمت کو پہچان لیا، اپنی ذمہ داریوں کو سنبھال لیا، اور اپنے اندر جذبہ ایمانی بیدار کر لیا، تو آج بھی معاشرے میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے کیونکہ تجھ سے ہی تو ملت کا مستقبل وابستہ ہے۔۔

اور کیونکہ

”تو فقط خاتون خانہ ہی نہیں طوفان ہے
تو حیا کا دیس ہے، تو شرم کی پہچان ہے
تو بہک جائے تو کائنات کا درہم نظام
تو سدھر جائے تو روشن کیوں نہ ہو ملت کا نام

*** **اسلام کی شہزادیوں یاد رکھنا!** جدید دور کتنا بھی ترقی کیوں نہ کر جائے، حالات کتنے بھی سخت کیوں نہ ہو جائیں، سماج و معاشرہ کتنا بھی برا کیوں نہ ہو جائے مگر اپنے ہاتھوں سے اسلام کا دامن چھوٹنے نہ دینا، ہمیشہ اپنے حوصلوں کا جھنڈا بلند رکھنا، حق کا ساتھ دینا، باطل کے خلاف ڈٹ کر کھڑی ہونا تو راستے خود بخود آسان ہوتے چلے جائیں گے ان شاءاللہ عزوجل۔۔

نوٹ:۔ میں نے اس مضمون کو بہت ہی عام وفہم انداز اور آسان لفظوں میں لکھا ہے تا کہ میرا یہ پیغام قوم کی ہر بیٹی پڑھے، سمجھے اور اس مسئلے کو سریئس لے اور خود بھی بچ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ اللہ رب العزت سبھوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے۔۔ آمین آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل ہمارے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائے، اور ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔۔۔۔ آمین یارب العالمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

ازصدائے دل:۔ ام الحسنات بنت مفتی مظفر حسین مصباحی

رسالہ: نوجوانی اور سیرت نبوی ﷺ

ذاکر رضا عطاری ابن صابر علی پاشا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُطْبَةُ الْكِتَاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى، وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جس نے ہمیں ایمان عطا فرمایا، محمدِ عربی ﷺ کا اُمتی بنایا، اور علم و عمل کی نعمتوں سے بہرہ مند فرمایا۔

درود و سلام ہو اُس نبیِ رحمت ﷺ پر جن کی بدولت ہمیں اندھیروں سے نکال کر نور کی راہ دکھائی گئی، جن کی سیرت ہر دور کے انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

یہ رسالہ خاص نوجوانوں کے لیے ترتیب دیا گیا ہے تاکہ وہ سیرتِ نبوی ﷺ کے آئینے میں اپنی زندگی کو سنوار سکیں، اور عشقِ رسول ﷺ کے ذریعے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

اللہ پاک اس کوشش کو قبول فرمائے، اور اسے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین ﷺ

درودِ پاک کی فضیلت:۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:> (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) (سورۃ الاحزاب 56) ترجمہ:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو۔

*** چند فضائل درود شریف:۔

(۱) درود شریف نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا ذریعہ ہے:۔

(۲) بندے کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے:۔

(۳) درجات بلند ہوتے ہیں:۔

(۴) قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی:۔

(۵) دلوں کو راحت و سکون ملتا ہے:۔

(۶) درود پاک پڑھنے والے پر خود اللہ رب العزت دس رحمتیں نازل فرماتا ہے:۔

نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:۔" جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" (مسلم، حدیث 408)

پس! ہمیں چاہیے کہ کثرت سے درود شریف پڑھیں، اور اپنے دل میں عشقِ رسول ﷺ کو پروان چڑھائیں۔

تعارف:۔ میرا نام ذاکر رضا عطّاری ہے، میرے والدِ محترم کا نام صابر علی پاشا ہے۔ میں ضلع مراد آباد کے گاؤں کرن پور (تھانہ مونڈھا پانڈے) کا رہائشی ہوں۔

یہ رسالہ میرے دل کی آواز، میری سوچ، میرے احساس، اور میرے قلم کی ایک عاجزانہ کاوش ہے۔ نہ یہ

کسی کتاب سے نقل ہے، نہ کسی تحریر سے اقتباس یہ خالص میری محنت، میرا مطالعہ، اور میرے جذبات کی ترجمانی ہے۔

اس رسالے کا مقصد صرف یہی ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں تک وہ پیغام پہنچا سکوں، جو ہمیں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی مقدس سیرت سے ملتا ہے۔

میری دلی خواہش ہے کہ ہم سب اپنی اصل پہچان کو پہچانیں۔

ہم نبی کریم ﷺ کے اُمتی ہیں، اور ہمیں اپنی زندگی کو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔ اگر ہم نے اپنی نوجوانی کو سیرتِ رسول ﷺ سے جوڑ لیا، تو دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گے، اِن شاءاللہ۔

مُقَدّمہ

آج کا دور بلاشبہ سائنسی ترقی، ٹیکنالوجی کی فراوانی، اور جدید تعلیم کے فروغ کا دور ہے۔ انسان نے چاند پر قدم رکھ دیا، ایجادات کی دنیا میں حیران کن کارنامے انجام دیے، اور دنیا کو اپنی مٹھی میں سمیٹ لیا۔

مگر اس ظاہری ترقی کے پیچھے روحانی، اخلاقی، فکری اور معاشرتی زوال بھی انتہائی تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔

خصوصاً نوجوان نسل ایک عجیب کشمکش، بے سمتی اور بحران کا شکار ہے۔ آج کا نوجوان بظاہر تعلیم یافتہ، باشعور اور باصلاحیت نظر آتا ہے، مگر دل میں بے سکونی، ذہن میں الجھن، اور زندگی میں مقصدیت کا فقدان پایا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی لت، مغربی تہذیب کی اندھی تقلید، فیشن پرستی، وقت کا ضیاع، دینی علوم سے دوری، والدین سے بدتمیزی، عبادات سے غفلت، اور ذہنی دباؤ یہ سب فتنوں کی صورت میں نوجوانوں کو تباہی کی کھائی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ایسے پُرفتن، غیر یقینی اور بے سکون دور میں ہمیں ضرورت ہے ایسی رہنمائی کی جو کامل ہو، جو سچی ہو، جو مجرب ہو اور وہ ہے:۔

سیرتِ نبوی ﷺ

یہی وہ نورانی راستہ ہے جو اندھیروں کو چیر دیتا ہے، یہی وہ آئینہ ہے جس میں انسان اپنی حقیقت پہچان سکتا ہے، یہی وہ شریعت وطریقت کا امتزاج ہے جو جسم وروح دونوں کو سنوارتا ہے۔

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں کردار ہے، بصیرت ہے، قربانی ہے، پاکیزگی ہے، سچائی ہے، حیا ہے، وفا ہے، اور سب سے بڑھ کر رب کی رضا کا راستہ ہے۔

اسی مقصد کے تحت یہ عاجزانہ سی کاوش "نوجوانی اور سیرتِ نبوی ﷺ" پیش کی جا رہی ہے تاکہ ہم اپنے نوجوانوں کو بتا سکیں کہ اگر وہ دنیا و آخرت میں کامیابی چاہتے ہیں، تو نبی پاک ﷺ کی سیرت کو اپنانا ہی واحد راستہ ہے۔

ابواب

باب (۱) نوجوانی اللہ کی امانت

نوجوانی عمر کا وہ سنہری دور ہے، جب انسان میں

جذبہ، جوش، طاقت اور تبدیلی کی قوت ہوتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن انسان سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا: نوجوانی کہاں صرف کی؟“ (ترمذی)

نوجوانی ضائع کرنے کے لیے نہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں استعمال کرنے کے لیے ہے۔ اسی عمر میں حضرت علیؓ، حضرت اسامہؓ، حضرت مصعبؓ نے اسلام کے پرچم بلند کیے۔

باب (۲): ۔نوجوانوں کے فتنوں کا دور

***** سوشل میڈیا پر فحاشی

***** مغربی فیشن کی اندھی تقلید

***** دینی علوم سے غفلت

***** نماز میں سستی

***** ماں باپ سے بدتمیزی

یہ سب وہ فتنے ہیں جنہوں نے نوجوانوں کو دینی، اخلاقی اور روحانی کمزوری میں مبتلا کر دیا ہے۔ قرآن فرماتا ہے: ۔”کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے؟“ (المؤمنون 115)

باب (۳) سیرتِ نبوی ﷺ کامل نمونہ

نبی کریم ﷺ کی سیرت صرف 1400 سال پرانی تاریخ نہیں، بلکہ آج کے ہر لمحے، ہر قدم کے لیے مکمل رہنمائی ہے۔ نبی ﷺ کی دیانت و امانت، نرم مزاجی، حلم و بردباری، تعلقات میں عدل، عبادت و معاملات کی پاکیزگی، قرآن فرماتا ہے: ۔”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔“ (الاحزاب 21)

باب (۴) نبی ﷺ کی نوجوانوں سے محبت: ۔

حضرت علیؓ 10 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت اسامہ کم عمری میں لشکر کا سپہ سالار بنایا گیا۔ حضرت معاذؓ زکوٰۃ کے لیے یمن بھیجے گئے۔ حضرت زیدؓ نبی کے محبوب غلام اور بیٹے جیسے تھے۔ نبی ﷺ ان سے محبت کرتے، سکھاتے، سمجھاتے، موقع دیتے، تربیت کرتے: ۔

یہی سنت آج ہمارے گھروں، مدرسوں، اور اداروں میں ہونی چاہیے۔

باب (۵) تعلیم کی اہمیت سیرت کی روشنی میں

نبی ﷺ نے فرمایا: ۔”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔“ (ابن ماجہ)

*** غزوہ بدر کے قیدیوں سے فدیہ کے بدلے تعلیم دلوانا

*** مسجد نبوی میں اصحابِ صفہ کا تعلیمی حلقہ۔

*** خود نبی ﷺ کا قرآن کی تعلیم پر زور۔

نوجوان کو علم، شعور، اور عقل سے لیس ہونا چاہیے تاکہ وہ دین و دنیا میں کامیاب ہو۔

باب (٦) کردارسازی اور سیرت: ۔

نبی ﷺ کے اخلاق قرآن کا عملی نمونہ تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ۔”ان کا اخلاق قرآن تھا۔“ (مسند احمد)

*** سچائی۔ ”سچا ایمان، سچائی سے جڑا ہے۔

***"امانت داری۔" امین" لقب کفار نے دیا۔

***بردباری۔ طائف میں پتھر کھا کر بھی دعا کی۔

***معافی۔ دشمنوں کو معاف کر دینا فتح مکہ کی مثال ہے۔

باب (۷) قیادت کے اصول سیرت سے سبق:۔

***حضرت اسامہؓ کو 17 سال کی عمر میں قیادت دی گئی

***حضرت معاذؓ کو یمن کا گورنر بنایا گیا۔

مشورہ، عدل، جرأت، نرم مزاجی سب قیادت کے اصول نبی نے سکھائے۔ آج کے نوجوان میں لیڈر بننے کا جذبہ ہے، مگر سیرت کی بنیاد پر۔

(قیادت مطلب غرور نہیں، خدمت ہے)۔

باب (۸) اخلاقی اصلاح اور معاشرتی کردار:۔

زبان کی نرمی، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، پڑوسی کے حقوق معاف کرنا، صبر کرنا، عدل کرنا،

نبی ﷺ نے فرمایا:۔" سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق بہتر ہے۔" (بخاری)

باب (۹) عملی زندگی میں سیرت کا نفاذ:۔

وقت کی پابندی:۔ نبی ﷺ کا ہر عمل وقت پر

***لین دین میں انصاف۔

***سچائی ہر حال میں۔

یونیورسٹی، بازار، دکان، خاندان ہر جگہ سیرت کا عکس ہونا چاہیے۔ (سیرت مسجد تک محدود نہ ہو زندگی کے ہر میدان میں ہو۔)

باب (۱۰) پیغام زندگی:۔

نوجوانی ایک قیمتی خزانہ ہے، جس کا حساب ہوگا۔ اگر اسے سیرت کی روشنی سے سنوارا جائے تو دنیا بھی روشن ہوگی، اور آخرت بھی۔

نبی ﷺ کا پیغام:۔" میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔" (موطا امام مالک)

باب (۱۱) سیرت کے روشن واقعات:۔

*** طائف کے پتھر اور نبی ﷺ کی دعا۔

***مکہ کے ظالم اور نبی ﷺ کا معاف کر دینا۔

***یتیموں سے محبت۔

***غلاموں کو گلے لگانا۔

یہ صرف تاریخ نہیں یہ آج کے لیے سبق ہے۔ (اگر دل میں درد ہو، تو سیرت آنکھوں کو نم کر دے گی۔)

باب (۱۲) حدیث و نصیحت:۔

"تم میں بہترین وہ ہے، جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔" (بخاری)

"لوگوں کو دین سے محبت دلاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔" (مسلم)

"جو آسانی کرے، اللہ اس کے لیے آسانی کرے گا۔" (نوجوان اگر نبی کی سنت کو تھام لے تو دنیا کا امام بن سکتا ہے۔)

باب (۱۳) سیرت اور آج کا معاشرہ:۔

آج جھوٹ عام، نبی ﷺ نے سچ بولا۔ آج فریب عام، نبی ﷺ نے دیانت کی۔ آج بے حیائی عام، نبی ﷺ حیادار تھے۔ آج رشتہ ٹوٹتے ہیں، نبی ﷺ جوڑنے والے تھے۔

(سیرت صرف مسجد کی بات نہیں، زندگی کے ہر میدان کی روشنی ہے۔)

باب (۱۴) نتیجہ:۔

سیرتِ نبوی ﷺ ایک مکمل آئینہ ہے جو ہمیں اپنا اصل چہرہ دکھاتا ہے۔ (”اے اللہ! ہمیں نبی کی سیرت پر چلنے والا بنا دے۔“)

باب (۱۵) دعا اور پیغام:۔

دعا:۔ اے اللہ! جو بھی اس رسالے کو پڑھے، اس کے دل میں محبت رسول ﷺ ڈال دے۔ اس کی اصلاح فرما، اسے عمل کی توفیق دے، اور اسے دنیا و آخرت میں کامیاب کر دے۔ اسے اپنی رحمتوں سے نواز، اور اسے نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ آمین۔

پیغام:۔

یہ رسالہ پڑھنے کے بعد اگر آپ کے دل میں نرمی آئی ہو، تو اسے صرف اپنے دل تک نہ رکھیں، بلکہ آگے بڑھائیں۔ (”جو کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے، اسے عمل کرنے والے جتنا اجر ملتا ہے۔“) (مسلم)

تصنیف:۔ ذاکر رضا عطّاری ابنِ صابر علی پاشا

(مراد آباد، گاؤں کرنپور، تھانہ مونڈھا پانڈے“)



صبیحہ خاتون (سال چہارم) اڈیشہ

پیارے آقا ﷺ کا ۱۵ سو سالہ جشن ولادت

لیلی کنیز فاطمہ قادری جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان مصطفیٰ ﷺ جو شخص مجھ پر روزانہ سو بار درود پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا-صلو علی الحبیب ﷺ۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا بے حد احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب دانائے غیوب رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا امتی میں پیدا فرمایا۔

رب کائنات سے دعا گو ہوں کہ ہمیں پیار رسول ﷺ کا سچا پکا عاشق بنائے ۔اور اس نسبت کو تا قیامت قائم و دائم رکھے ۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

اس سال ربیع النور شریف کی بارہویں تاریخ کو میرے آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، وجہ دلیل و نہار ،سرکار ابد قرار ،امت کے غمخوار، احمد مختار، سید ابرار واخیار، روح وقلب کے قرار ، ہم سب غریبوں کے مددگار، دونوں عالم کے مالک ومختار، شافع روز شمار، محبوب ذیشان ،جان ایمان، منبع عرفان، امت کے مہربان ، رحمت عالم نور مجسم ،رسول مکرم ومعظم احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے ولادت باسعادت کو مکمل ۱۵۰۰(1500) ہو رہے ہیں (قبل ہجرت 53 سال اور بعد ہجرت سے اب تک 1447 سال)۔اس وجہ سے اس سال پورے عالم اسلام میں اس عظیم الشان جشن میلاد النبی ﷺ کو محبت وعقیدت کے ساتھ پوری دھوم دھام سے تاریخی یادگار بنانے کی کوشش جاری وساری ہے۔

اور کیوں نہ ہم اپنے رسول کی میلاد کی جشن منائے ۔ ہمیں تو جو کچھ ملا وہ سب حضور کے صدقے ملا ۔ یہ زمین ملی حضور کے صدقے ،یہ آسماں ملا حضور کے صدقے ،چاند کی چاندنی ملی حضور کے صدقے ،سورج کی روشنی ملی حضور کے صدقے ، رہنے کو گھر ملا حضور کے صدقے ، پہننے کو کپڑا ملا حضور کے صدقے ،کھانے کو کھانا ملا حضور کے صدقے ، پینے کو پانی ملا حضور کے صدقے ، ہمیں ماں باپ جیسی عظیم نعمت ملی حضور کے صدقے ، ہمیں بھائی کا پیار ملا حضور کے صدقے ،بہن کی شفقت ملی حضور کے صدقے ، ہمیں جو جان ملی یہ بھی حضور کے صدقے ملی، یہاں تک کہ ہمیں اپنے رب کا پتہ بھی ملا حضور کے صدقے ملا۔ گویا ہمیں جو کچھ بھی ملا سب حضور کے صدقے ملا۔

اس لئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں :۔

زمین وزماں تمہارے لیے،
مکین ومکاں تمہارے لیے،
چنین وچناں تمہارے لیے،
بنے دو جہاں تمہارے لیے،
دہن میں زباں تمہارے لیے،
بدن میں ہے جاں تمہارے لیے،
ہم آئے یہاں تمہارے لیے،
اٹھے بھی وہاں تمہارے لیے،

ان شاء اللہ عزوجل اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے ویسے کو اپنا پیشوا نہ بنائیں اور نہ کسی ایسے ویسے کی پیروی کریں بلکہ ہمارا پیشوا ہمارے آقا ﷺ ہے- ہمیں حضور کے بتائے ہوئے راستے پر ہی چلنا چاہئیے- ان کی سنت کو اپنے زندگی کے عمل میں لانا چاہئیے- پندرہ سو سالہ جشن ولادت کی نسبت سے پندرہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ میں اپنی بات کا اختتام کرتی ہوں:۔

(۱)۔سب سے بڑھ کر اپنے رب عزوجل اور رسول مقبول ﷺ سے محبت کریں گے۔

(۲)۔جس سے بھی دنیا میں محبت کریں گے اللہ عزوجل اور رسول مقبول ﷺ کی رضا کے خاطر کریں گے۔

(۳)۔حضور ﷺ کے ہر سنت پہ عمل کرنے کی جوب کوشش کریں گے۔

(۴)۔علم دین سیکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(۵)۔حضور کی دین کی خاطر جان، مال، اولاد، ماں باپ سب قربان کریں گے۔

(۶)۔وفادار رسول کی ڈھال بنیں گے۔

(۷)۔گدار رسول کی تلوار بنیں گے۔

(۸)۔والدین اور استاذ کی عزت و احترام کریں گے۔

(۹)۔بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے شفقت کرائیں گے

(۱۰)۔غریبوں محتاجوں کی مدد کرینگے۔

(۱۱)۔نمازوں کی پابندی کریں گے۔

(۱۲)۔جھوٹ، حسد، دغا، خیانت، غیبت، ظلم و جہل ، وغیرہ سے بچنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(۱۳)۔وقت کی قدر کریں گے۔

(۱۴)۔رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں گے۔

(۱۵)۔حضور کی اہل بیت اور صحابہ کرام سے سچی محبت کریں گے۔

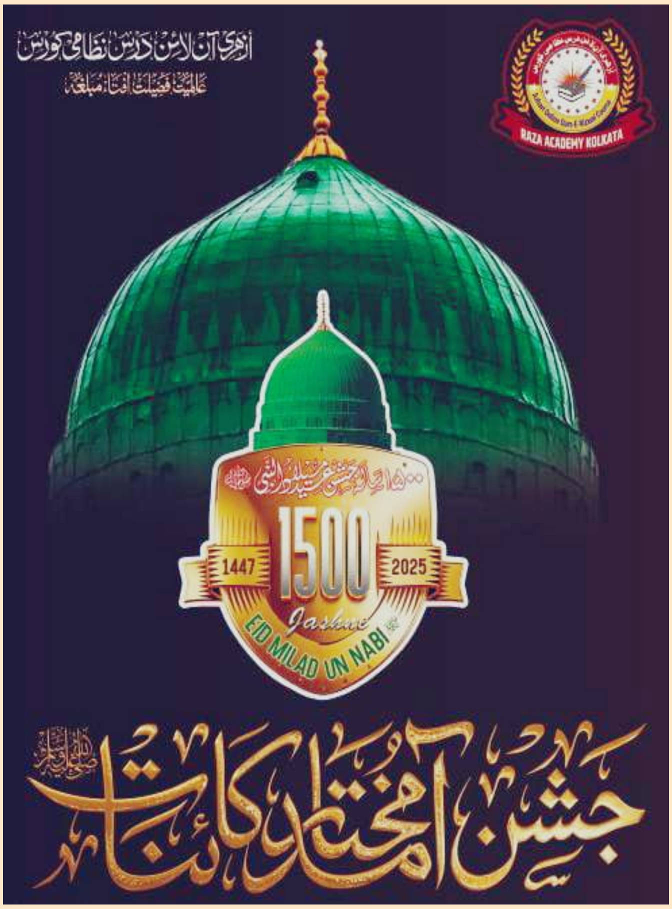
پیارے اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ جو کچھ باتیں لکھی گئی ہیں پیارے رسول ﷺ کے صدقے ان باتوں پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اگر کتابت یا انداز سخن میں کوئی غلطی ہوئی تو معافی اور اصلاح کی طالب۔

لیلیٰ کنیز فاطمہ قادری

بنت محمد جمال الدین شاہ، بوکاروں، جھارکھنڈ



Since:2020

آغاز ۲۰۲۰ء

گزشتہ ۵ سالوں سے آن لائن درس و تدریس میں مصروف عمل



ازہری آن لائن درس نظامی کورس

(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ)

Raza Academy Kolkata

65/1 Dasu Babu Bagan , Kamarhati , Kolkata, 700058



خواتین و حضرات کے لیے عظیم خوش خبری

عالم دین بننے کا سنہرا موقع

Online آن لائن

4 سالہ عالم / عالمہ کورس

و

1 سالہ فاضل/فاضلہ کورس

و

2 سالہ تخصص فی الفقہ (افتا کورس)

شرائط داخلہ

درس نظامی
کے لیے اردو کا پڑھنا، لکھنا
واملانویسی شرط ہے

خصوصیات

ششماہی اور سالانہ امتحان (آن لائن)
ہر سال پاس ہونے پر سرٹیفکیٹ۔
درس گاہی نظم ونسق کو برقرار رکھنے کے
لیے محدود طلبہ کا داخلہ۔
کلاس بذریعۂ Google Meet

کاروباری حضرات یا اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلبا وطالبات اپنی دیگر مصروفیات کو جاری رکھتے ہوئے اپنی سہولت کے مطابق، یا ایسے لوگ جو اپنے بچوں اور بچیوں کو سفر کرنے اور گھر سے دور رکھنے سے بچانا چاہتے ہیں، وہ اس چار سالہ آن لائن درس نظامی (عالمیت) کورس یا ایک سالہ (فضیلت) کورس یا علما عالمات دو سالہ تخصص فی الفقہ (افتا کورس) میں داخلہ کرواسکتے ہیں۔

Azhari Online Dars-E-Nizami Course (Aalimyat, Fazilat, Ifta, Muballigha)

for Male & Female | Under: Raza Academy Kolkata

Get Aalimyat, Fazilat, Ifta Certificate after the Course

- Duration : Aalimyat (4 Years) Fazilat (1Years) Ifta (2Years) Muballigha (1 Years)
- Day of Class: Monday, Tuesday, Wednesday & Thursday (Weekly 4 Days)
- Admission Fees: Rs 1500
- Monthly Fees: Rs 1000
- Language: Course Avilable in Urdu with Arabic
- Syllabus: Provide pdf books of all subjects after admission.

Course Benefits:

- You will be able to learn & understand most of the Arabic Grammar, Qur'an, Hadees & Fiqh Properly.
- In the end of the course you will be able to read, write and understand Arabic fluently InShaAllah.
- You will learn basic spoken Arabic.
- This course will be useful for giving Islamic Knowledge to the people and working as a teacher in Arabic field in any Madrasa, School or College.
- You will start understanding & translating most of the Arabic of Qur'an & Hadith.
- Knowledge of Qur'anic Arabic will make you more Allah Fearing, Pious & Religious.
- And Many More.......

For Admission:+919681746810 (WhatsApp)

ستمبر ۲۰۲۵ء

ڈائریکٹر: محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری
(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

ماہنامہ المختار دوال میگزین